شہری انتظامیہ (Urban Administration)

شہر گاؤں سے بہت بڑا اور زیادہ پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ شہر میں بھیڑ بھرے بازار ہوتے ہیں، بہت سی بسیں اور کاریں ہوتی ہیں، پانی اور بجلی کی سہولتیں ہوتی ہیں، گاڑیوں کی آمدورفت یا ٹرینک کو قابو میں رکھنے کا انتظام ہوتا ہے اور ہسپتال ہوتے ہیں۔ آپ نے کبھی سوچا ہے کہ ان سب کو چلانے کا کام کون کرتا ہے؟ کیاآپ کو معلوم ہے کہ فیصلے کیسے لیے جاتے ہیں؟ منصوبہ بندی کس طرح کی جاتی ہے؟ وہ کون لوگ ہیں جو یہ سب کام کرتے ہیں؟ اس باب کو پڑھیے اور بعض جوابات حاصل کریں۔

ایک اتوار کی خاموش سہ پہر میں مالا اوراس کے دوست شنکر اور جہاں گیر اور سہیلی ریحانہ سڑک پر کرکٹ کھیل رہے تھے۔
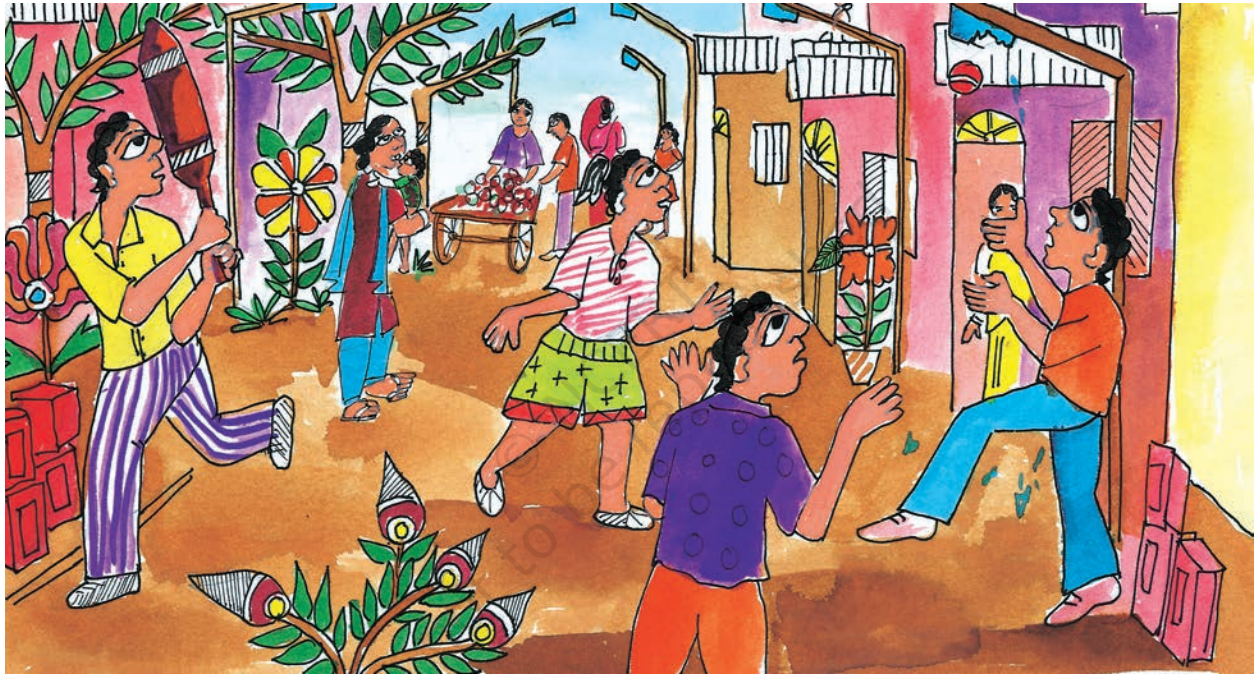
شنکر ایک اچھا اوور پھینک چکا تھا۔ حالانکہ اس نے ریحانہ کو تقریباً آؤٹ ہی کردیا تھا لیکن وہ ابھی تک بلّے بازی کر رہی تھی۔ تنگ آکر اس نے ایک اوپر اچھلتی ہوئی گیند پھینکی اور سوچا کہ وہ آسان سا کیچ دے بیٹھے گی۔ لیکن ہوا یہ کہ ریحانہ نے گیند کو اتنے زور سے اور اونچا مارا کہ سڑک کی بتی ٹوٹ گئی۔ ریحانہ چلائی "ارے دیکھو، یہ میں نے کیا کردیا !"شنکر نے کہا "ہاں! ہم یہ قاعدہ بنانا بھول گئے کہ اگر کوئی سڑک کی بتی توڑتا ہے تو اسے خود بخود آئوٹ مانا جائے گا"۔ لیکن مالا جہانگیر اور ریحانہ کو جو کچھ ہوا اس سے زیادہ

پریشانی تھی اور انھوں نے شنکر سے کہا کہ بہتر ہوگا اگر وہ وکٹ کے بارے میں سوچنا بند کردے۔

پچھلے ہفتے ان لوگوں نے نرملا موسی کی کھڑکی کا شیشہ توڑ دیا تھا اور اپنے جیب خرچ سے دوسرا شیشہ لگوایا تھا۔ کیا اس بار انھیں جیب سے پیسے نکالنے پڑیں گے؟ لیکن یہ پیسے وہ کس کو دیں گے؟ سڑک کی بتیاں کس کی ھیں؟ انھیں کون بدلتا ھے؟

ریحانہ کا گھر سب سے نزدیك تھا، وہ سب دوڑتے دوڑتے اس کے گھر گیے اور اس کی والدہ کو واقعہ بتا دیا۔ ریحانہ کی والدہ نے کہا "مجھے ان باتوں کے بارے میں تفصیل سے تو معلوم نھیں ھے لیکن اتنا جانتی ھوں کہ شھر کی میونسپل کارپوریشن بتیاں بدلنے کا کام کرتی ھے۔ سب سے اچھا یہ ھوگا کہ یاسمین خالہ سے پوچھا جائے۔ ابھی حال ھی میں وہ میونسپل کارپوریشن سے ریٹائر ھوئی ھیں۔ "جائو ان سے معلوم کرو اور ریحانہ سنو، جلد واپس آنا"۔

یاسمین خالہ اسی گلی میں رہتی تھیں۔ وہ اور ریحانہ کی والدہ اچھی سہیلیاں تھیں۔ بچے خالہ کے گھر کی طرف دوڑے اور جوں ھی انھوں نے دروازہ کھولا سب نے ایك آواز ھو کر انھیں بتانا شروع کردیا کہ کیا ھوا تھا۔ جب انھوں نے سڑك کی بتی کے بارے میں پوچھا تو یاسمین خالہ ھنس پڑیں اور بولیں "کوئی ایك شخص نھیں ھے کہ تم اسے پیسے دے سکو۔ ایك بڑی تنظیم ھے جسے میونسپل کارپوریشن کہا جاتا ھے اور یھی سڑك کی بتیوں کی دیکھ بھال رکھتی ھے اور اس کے علاوہ کوڑا کرکٹ اکٹھا کرانا، پانی کی سپلائی اور بازاروں اور سڑکوں کی صفائی بھی اسی کی ذمہ داری ھے۔" مالا نے کہا "میں نے میونسپل کارپوریشن کے بارے میں سنا ھے اس نے شھر بھر میں پوسٹر اور بورڈ لگا دیئے ھیں جن کے ذریعے لوگ ملیریا کے بارے میں جان سکیں"۔

"ھاں تم بالکل ٹھیك کھہ رھی ھو۔ میونسپل کارپوریشن کی یہ بھی ذمہ داری ھے کہ وہ اس کا پختہ انتظام کرے شھر میں وبائیں نہ پھیل سکیں۔ یہ اسکول، ھسپتال اور شفا خانے بھی چلاتی ھے اور باغ وغیرہ بنواتی ھے اور ان کی دیکھ بھال کرتی ھے"، یاسمین خالہ بولیں۔ پھر انھوں نے یہ بتایا "ھمارا شھر پونہ ایك بڑا شھر ھے اس لیے یھاں اس ادارے کا نام میونسپل کارپوریشن ھے۔ چھوٹے شھروں میں اسے میونسپل کونسل کہا جاتا ھے۔

کم سے کم چار ایسے مختلف کاموں کی فہرست بنائیے جو میونسپلٹی انجام دیتی ہے۔

1۔

2۔

3۔

4۔

وارڈ کونسلر اور انتظامی عملہ

"یاسمین خالہ، مجھے جاننے کی خواہش ہے کہ یہ کون فیصلہ کرتا ہے کہ پارک کہاں ہو؟ کیا جب آپ میونسپل کارپوریشن میں کام کرتی تھیں تو کیا آپ کو ایسے مزے دار فیصلے کرنے ہوتے تھے؟" ریحانہ کا سوال تھا۔

"نہیں ریحانہ، میں تو حسابات کے دفتر میں کام کرتی تھی اس لیے میرا کام تنخواہوں، کی پرچیاں بنانا تھا۔ عام طور پرشہر اچھے خاصے بڑے ہوتے ہیں اس لیے میونسپل کارپوریشن کو بہت سے فیصلے لینے ہوتے ہیں اور شہر کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے بہت سا کام کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے فیصلے کہ پارک کہاں بنے اور نیا ہسپتال کس جگہ بنایا جائے عام طور پر وارڈ کونسلر کرتے ہیں۔ شہر کو مختلف وارڈوں میں بانٹا جاتا ہے اور وارڈ کونسلر منتخب کیے جاتے ہیں۔ کچھ پیچیدہ فیصلے جن کا اثر پورے شہر پر پڑتا ہے، کونسلروں کے گروپ کرتے ہیں جو مسائل پر بحث کرنے اور فیصلے کرنے کے لیے کمیٹیاں تشکیل کردیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر بس اسٹینڈوں کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے، یا کسی بھیڑ بھاڑ والے بازار سے زیادہ باقاعدگی کے ساتھ کوڑا صاف کرنے کی ضرورت ہے۔ یا کوئی نالہ یا گندہ نالہ جو شہر کے بیچ سے گزرتا ہے وہ صفائی چاہتا ہے وغیرہ جیسے کام۔ پانی، کوڑا کرکٹ سڑکوں کی بجلی وغیرہ کی کمیٹیاں کام کروانے کے بارے میں فیصلہ کرتی ہیں۔ جب وارڈ کے اندر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو اس وارڈ کے رہنے والے اپنے کونسلروں سے رابطہ قائم کرسکتے ہیں۔ مثلاً اگر کہیں بجلی کے خطرناک تار نیچے کی طرف لٹک رہے ہیں تو مقامی کونسلر بجلی کے محکمے کو اطلاع دینے میں مدد کرسکتا ہے۔

جب کہ کونسلروں کی کمیٹیاں اور کونسلر مسئلوں کے ضمن میں فیصلے لیتے ہیں، کمشنر اور انتظامی عملہ ان پر عمل در آمد کرتا ہے کمشنر اور

انتظامی اسٹاف کا تقرر کیا جاتا ھے اور کونسلر منتخب ھو کر آتے ھیں۔

"تو یہ فیصلے کس طرح کیے جاتے ھیں؟" ریحانہ جس کے خیالات کا سلسلہ جاری تھا، پوچھنے لگی۔

یاسمین خالہ نے جواب دیا "تمام وارڈ کونسلر مل کر بیٹھتے ھیں اور بجٹ تیار کرتے ھیں جس کے مطابق روپیہ خرچ کیا جاتا ھے۔ وارڈ کونسلر کوشش کرتے ھیں اور اپنے اپنے وارڈوں کے مخصوص مطالبات کو پوری کونسل کے سامنے پیش کرنے کو یقینی بناتے ھیں۔ پھر ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنانے کا کام انتظامی عملہ کرتا ھے۔ یاسمین خالہ کو بچوں کے سوالوں میں بہت لطف آیا۔ کسی بالغ نے ان کے کام کے بارے میں ان سے کچھ نہیں پوچھا اور بچوں کے سوالوں نے یاسمین خالہ کو اپنے کچھ تجربات کو دوبارہ زندہ کرنے کا موقع فراہم کردیا۔

"لیکن شہر تو اتنا بڑا ھے۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے تو بہت سارے لوگوں کی ضرورت ھوتی ھوگی۔ کیا میونسپل کارپوریشن کے پاس اتنے لوگ ھیں؟ شنکر نے پوچھا۔ خوش قسمتی سے اب وہ کرکٹ میچ اور اپنے نامکمل اوور کے بارے میں بھول چکا تھا۔

درج ذیل جملوں میں خالی جگہ کو پر کیجیے:

1۔ پنچایت میں منتخب ممبروں کو______ کہا جاتا ہے۔
2۔ شہر کو متعدد__________ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔
3۔ میونسپل کارپوریشن میں منتخب ممبروں کو____ کہا جاتا ہے۔
4۔ کونسلروں کے گروپ ان امور پر معاملہ کرتے ہیں جو______ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
5۔ پنچایت اور میونسپلٹی کے لیے ہر______ سال میں ایک بار انتخابات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
6۔ جبکہ کونسلر فیصلے انجام دیتے ہیں کمشنر کے ماتحت انتظامی عملہ________ دیتا ہے۔

میونسپل کارپوریشن کس طرح اپنے واجبات وصول کرتی ہے؟

اتنی زیادہ خدمات کو فراہم کرنے اور ان کے انتظام وغیرہ میں کافی رقم کی ضرورت پڑتی ہے۔ میونسپل کارپوریشن اسے مختلف طریقے سے حاصل کرتی ہے۔ ٹیکس وہ مجموعی رقم ہے جسے لوگ حکومت کو اس کے ذریعہ فراہم کی جانے والی خدمات کے لیے ادا کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو مکانوں کے مالک ہوتے ہیں وہ جائیداد ٹیکس ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ پانی اور دیگر خدمات کے لیے بھی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ جتنا بڑا مکان ہوگا اتنا ہی زیادہ ٹیکس۔ جائیداد ٹیکس بہرحال کل رقم کا صرف 25 تا 30 فی صد ہی ہوتا ہے جو میونسپل کارپوریشن کماتی ہے۔
تعلیم اور دیگر بنیادی سہولیات کے لیے بھی ٹیکس ہوتے ہیں۔ اگر آپ کے پاس ہوٹل یا دکان ہے تب بھی آپ کو اس کے لیے ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ اگلی بار جب آپ فلم دیکھنے جائیں تب اپنے ٹکٹ کو بغور دیکھیں کیونکہ آپ کو اس کے لیے بھی ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح جبکہ امیر لوگوں کو جائیداد پر ٹیکس دینا ہوتا ہے وہیں ایک کافی بڑی آبادی کو عام ٹیکس دینے پڑتے ہیں۔

تصویر میں دکھائے گئے شخص جیسے لوگ کافی عرصے سے کاغذ، دھات، گلاس اور پلاسٹک کی بازگردانی میں لگے ہوئے ہیں۔ کباڑی والا گھریلو پلاسٹک اور کاغذ بشمول آپ کی کاپیوں کی بازگردانی میں اہم کردار نبھاتے ہیں۔

"ہاں، شہر کے کاموں کو مختلف محکموں میں تقسیم کردیا جاتا ہے۔ اس طرح پانی کا محکمہ، کوڑا اکٹھا کرنے کا محکمہ، باغ باغیچوں کی دیکھ بھال کا محکمہ، سڑکوں کی دیکھ بھال کا محکمہ بنا دیئے جاتے ہیں۔ میں صفائی کے محکمے میں حسابات کا کام دیکھتی تھی"۔ یاسمین خالہ نے بتایا اور پھر بچوں کو کچھ کباب کھانے کے لیے دیئے۔

جہانگیر نے اپنے حصے کے کباب بڑی تیز رفتار سے کھائے۔ اور کھاتے کھاتے ہی باورچی خانے سے چلا کر پوچھا۔ "یاسمین خالہ! کارپوریشن جو کوڑا جمع کرتی ہے وہ کہاں جاتا ہے؟" دوسرے بچے کباب کھاھی رہے تھے کہ یاسمین خالہ نے جواب دیا" اس سوال کا جواب بہت دل چسپ ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ کوڑا عام طور پر سڑکوں پر ہر طرف بکھرا پڑا رہتا ہے۔ پہلے تو ہمارے پڑوس تک میں ہر جگہ کوڑا کرکٹ پڑارھتا تھا۔ اگر کوڑا کباڑ اکٹھا نہ کیا جائے تو کتے، چوھے اور مکھیاں آتی ہیں۔ پھر اس کی بدبو سے لوگ بیمار ھوتے ہیں۔ ایك وقت تو حالت اتنی خستہ ھوگئی تھی کہ بچوں نے سڑکوں پر کرکٹ کھیلنا بھی بند کردیا۔ اس لیے کہ ان کے والدین کو ڈر تھا کہ سڑکوں پر زیادہ دیر رھنے سے وہ بیمار ھو جائیں گے"۔

علاقے کے باشندوں کا احتجاج

یاسمین خالہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "اس حالت سے عورتیں بہت ناخوش تھیں، یہاں تک کہ مشورے کے لیے میرے پاس بھی آئیں۔ میں نے انھیں بتایا کہ میں متعلقہ محکمے کے کسی افسر سے بات کروں گی اور اپنی طرف سے کوشش کروں گی لیکن مجھے پتہ نہیں کہ اس میں کتنا وقت لگ جائے گا۔ پھر گنگا بائی نے کہا کہ ھمیں اپنے وارڈ کے کونسلر کے پاس جانا چاہیے اور احتجاج کرنا چاہیے کیونکہ ہم نے ہی اسے چنا ہے۔ اس نے عورتوں کی ایك چھوٹی سی ٹولی کو اکٹھا کیا اور کونسلر کے گھر گئی۔ ان عورتوں نے اس کے گھر کے سامنے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ وہ صاحب نکل کر باھر آئے اور پوچھا کہ کیا ھو گیا ہے۔

گنگا بائی نے محلے کی حالت کونسلر کے سامنے بیان کی۔ اس نے وعدہ کیا کہ وہ اگلے دن ان کولے کر کمشنر کے پاس جائے گا۔ اس نے گنگابائی سے کہا کہ وہ ایک درخواست پر محلے کے تمام بالغوں کے دستخط کرائے۔ درخواست میں کہا جائے کہ محلہ کا کوڑا کرکٹ اٹھایا نہیں جارہا ھے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اچھا ہوگا کہ اگلے دن وہ اپنے ساتھ مقامی صفائی انجینئر کو بھی اپنے ساتھ کمشنر کے پاس لے جائیں۔ انجینئر بھی کمشنر سے بات کرسکتا ھے اور اسے بتا سکتا ھے۔ کہ حالت کتنی خراب ھے۔ اسی شام کو بچے گھر گھر گئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے دستخط لینے کی کوشش کی۔

خالہ کے ریٹائر ہونے کے بعد سے کیا تبدیلیاں آئی ہیں؟
یاسمین خالہ نے بچوں کو یہ نہیں بتایا کہ رقم بچانے کے لیے حال ہی میں ملک کے کئی میونسپل کمشنروں نے کوڑا اٹھانے اور اسے استعمال کے قابل بنانے کے لیے نجی ٹھیکہ داروں کو رکھنا شروع کر دیا ہے۔ اسے ذیلی ٹھیکہ داری کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کام کو جو پہلے سرکاری ملازم کر رہے تھے۔ اسے اب نجی یا پرائیوٹ کمپنی انجام دے رہی ہے۔ ٹھیکے کے مزدوروں کو کم پیسے ملتے ہیں اور ان کی نوکری عارضی ہوتی ہے۔ کوڑا جمع کرنے اور اسے اٹھانے کا کام کافی خطرناک ہوتا ہے۔ اور ان ٹھیکہ ملازموں کی حفاظتی تدبیروں تک پہنچ نہیں ہوتی۔ اور اگر کام کرتے ہوئے انھیں چوٹ لگ جائے تو ان کی طرف نہ توجہ کی جاتی ہے اور نہ ہی ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔

اگلے صبح عورتوں کا ایک بڑا ٹولا اور وارڈ کونسلر اور صفائی انجینئر میونسپل کارپوریشن کے دفتر گئے۔ کمشنر نے اس بڑے گروپ کے ساتھ ملاقات کی اور یہ کہہ کر بھانے پیش کرنے لگا کہ کارپوریشن کے پاس ضرورت کے مطابق کافی ٹرک نہیں ھیں۔ لیکن گنگا بائی نے بڑی پھرتی سے جواب دیا کہ ”لگتا ھے آپ کے پاس امیر علاقوں سے کوڑا اٹھانے کے لیے تو کافی ٹرک ھیں“۔

جھانگیر بولا ”اس کو جواب دیتے نہ بن سکا ہوگا۔“

”ھاں! اس نے کہا کہ میں اس کام پر فوری توجہ دوں گا۔ گنگا نے دھمکی دی اگر دو روز کے اندر یہ کام نہیں ھوا تو عورتوں کا اور بڑا گروپ کارپوریشن کے دفتر کے سامنے احتجاج کرے گا۔“

یاسمین خالہ بولیں۔ ریحانہ نے جو کبھی کسی کام کو بغیر پورا کیے نہیں چھوڑتی پوچھا ”تو کیا سڑکیں صاف ھو گئیں“؟

”دو دن میں تو نہیں۔ اس کے بعد ایک اور زیادہ بڑے گروپ کے زیادہ پرشور احتجاج کے بعد اس محلے میں صفائی کام زیادہ پابندی سے کیا جانے لگا۔“

”واہ! یہ تو بالی ووڈ کی کسی فلم کے خوشگوار کلائمکس کی طرح لگتا ھے“۔

گنگا بائی کس بات کے خلاف آواز اٹھا رہی تھی؟
آپ کے خیال میں گنگا بائی نے وارڈ کونسلر کے پاس جانے کا فیصلہ کیوں کیا؟
کمشنر کے یہ کہنے پر کہ شہر میں کافی تعداد میں ٹرک نہیں ہیں گنگا بائی نے کیا جواب دیا؟

مالا نے کہا جس نے خود کو گنگا بائی کی ہیروئن کے رول میں دیکھنا شروع کر دیا تھا۔

بچوں کو گنگا بائی کی کہانی سن کر بڑا مزہ آیا۔ انھیں اندازہ تو ہو ہی چکا تھا کہ گنگا سے لوگ بڑی محبت کرتے ہیں اور اس کی عزت کرتے ہیں لیکن اب ان کی سمجھ میں آ گیا کہ ایسا کیوں ہے۔ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے سوالوں کے جواب دینے کے لیے خالہ کا شکریہ ادا کیا اور پھر روانہ ہونے سے پہلے ریحانہ نے کہا، ''اچھا خالہ، میرا آخری سوال یہ ہے کہ کیا ہمارے گھر میں کوڑا ڈالنے کے جو دو ڈبے ہیں کیا یہ کبھی گنگا بائی کے تصور کا نتیجہ ہیں''؟

خالہ ہنسنے لگیں۔ ''نہیں نہیں، ایسا نہیں ہے۔ میونسپل کارپوریشن نے مشورہ دیا تھا کہ سڑکوں کو صاف رکھنے کے لیے ہمیں یہ کرنا چاہیے۔ جب ہم اپنا کوڑا جمع کرتے ہیں تو اس سے ان کا کام کم ہو جاتا ہے۔''

بچوں نے خالہ کا شکریہ ادا کیا اور ایک ساتھ سڑک پر واپس چل پڑے۔ دیر ہو گئی تھی اور انھیں گھر واپس ہونا تھا۔ کسی وجہ سے عام دنوں کے مقابلے سڑک زیادہ اندھیری لگ رہی تھی۔ انھوں نے اوپر کی طرف اور پھر ایک دوسرے کو مسکراتے ہوئے دیکھا اور خالہ کے گھر کی طرف واپس دوڑ پڑے۔

1994ء میں سورت میں طاعون یا پلیگ کی بیماری کا خوف پیدا ہوا تھا۔ سورت ہندوستان کے سب سے گندے شہروں میں سے ایک تھا۔ مکانوں، ہوٹلوں اور کھانے پینے کی دکانوں کا تمام ملبہ لوگ قریب ترین نالے یا سڑک پر پھینک دیا کرتے تھے۔ اس سے صفائی ملازمین کوڑا اٹھانے اور اسے چنے ہوئے کوڑا گھروں میں ڈالنے میں بہت دقت ہو گئی تھی۔ اس کے علاوہ وہاں کی میونسپل کونسل کوڑا اٹھانے کا کام اتنی جلدی جلدی نہیں کرتی تھی جتنا کرنا چاہیے تھا اور اس وجہ سے حالت بد سے بدتر ہو گئی۔ طاعون ہوا کے ذریعے پھیلتا ہے اور جن کو یہ بیماری ہو جائے انھیں الگ تھلگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ سورت میں کئی لوگ مرے اور 300,000 زیادہ لوگوں نے شہر چھوڑ دیا۔ اس وبا کے خطرے کی وجہ سے میونسپل کونسل نے شہر کی مکمل صفائی کی۔ آج تک سورت چندی گڑھ کے بعد ہندوستان کا دوسرا سب سے صاف ستھرا بنا ہوا ہے۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ کب اور کتنی بار آپ کے آس پاس کا کوڑا کرکٹ اٹھایا جاتا ہے؟ کیا آپ کے خیال میں شہر کی تمام بستیوں میں ایک جیسی صورت حال ہے؟ کیوں نہیں؟ بحث کیجیے۔

سوالات

1۔ بچے یاسمین خالہ کے گھر کیوں گئے تھے؟

2۔ ایسے چار طریقے بتائیے جن سے میونسپل کارپوریشن شہر میں رہنے والے لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔

3۔ میونسپل کونسلر کون ہوتا ہے؟

4۔ گنگا بائی نے کیا کیا اور کیوں؟

5۔ میونسپل کارپوریشن اپنا کام کرنے کے لیے کس طرح روپیہ کماتی ہے؟

فوٹو 1

6۔ **بحث کیجیے:**

ان دو تصویروں میں آپ کوڑا جمع کرنے اور اسے پھینکنے اور ضائع کرنے کے دو مختلف طریقے دیکھ رہے ہیں۔

i) آپ کے خیال میں ان میں سے کون سا طریقہ کوڑا اٹھا کر پھینکنے والے شخص کو تحفظ فراہم کرتا ہے؟

ii) پہلے فوٹو میں دکھائے گئے کوڑا اٹھانے کے طریقے میں کیا خطرات ہیں؟

iii) آپ کے خیال میں میونسپلٹیوں میں کام کرنے والوں کے لیے کوڑا پھینکنے کے مناسب طریقے کیوں دستیاب نہیں ہیں؟

7۔ شہر میں متعدد لوگ گھریلو ملازموں کی حیثیت سے کام کرتے ہیں اور کچھ لوگ کارپوریشن میں کام کرتے ہیں جو شہروں کو صاف رکھتے ہیں۔ پھر بھی گندی بستیاں جن میں وہ خود رہتے ہیں کافی گندی ہوتی ہیں۔ ایسا اس لیے ہے کہ گندی اور چھوٹی بستیوں میں پانی اور صفائی کی سہولتیں نہیں ہوتیں۔ میونسپل کارپوریشن اس کی وجہ اکثر یہ بتاتی ہے

فوٹو 2

کہ جن زمینوں پر انھوں نے اپنے گھر بنائے ہیں، ان کی اپنی جگہ نہیں ہے اور یہ کہ ان بستیوں میں رہنے والے لوگ ٹیکس ادا نہیں کرتے۔ تاہم اوسط درجے کی بستیوں میں رہنے والے لوگ اس رقم کے مقابلے میں بہت کم ٹیکس دیتے ہیں جو کارپوریشن ان کے لیے پارک بنانے، سڑکوں کی روشنی کی سہولتوں اور باقاعدہ کوڑا اٹھانے وغیرہ پر خرچ کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جیسا کہ آپ نے اس باب میں پڑھا ہے، جمع شدہ جائداد ٹیکس میونسپلٹی کے پیسے یا آمدنی کا محض 25 سے 30 فی صد ہوتا ہے۔ آپ کے خیال میں کارپوریشن کے لیے یہ کیوں ضروری اور اہم ہے کہ وہ گندی بستیوں پر زیادہ روپیہ خرچ کرے؟ یہ بات کیوں اہم ہے کہ میونسپل کارپوریشن شہر کے غریبوں کو بھی وہی سہولتیں بہم پہنچائے جو امیروں کو میسر ہیں؟

8۔ مندرجہ ذیل امیج کو دیکھیے۔

حکومت ہند نے 2 اکتوبر 2014 کو ''سوچھ بھارت مشن'' شروع کیا جس کا مقصد پورے ملک کے دیہی اور شہری علاقوں میں صاف صفائی کو ترجیح دینا ہے۔ ''سوچھ بھارت اور سوچھ ودیالیہ'' مہم کے تحت اسکولوں میں متعدد سرگرمیاں بھی انجام دی جا رہی ہیں جن کا مقصد طلبا میں صفائی اور ستھرائی کو بیدار کرنا ہے۔ اپنے علاقے میں میونسپلٹی / پنچایت کے ذریعے ''سوچھ بھارت ابھیان'' کے اطلاق کے طریقوں کا مشاہدہ کیجیے۔ ایک پوسٹر تیار کیجیے اور اسکول میں اس کی نمائش کیجیے۔